فون نمبر ۲۶۱۳ رجسٹرڈ نمبر ایل ۶ ۱۷۷۶ ۴۸۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار
پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم

سالانہ دستی صرف چار روپے للعہ

فی پرچہ اٹھارہ پیسے ۱۸ء ۰

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ محمد حسین بخش علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۳۱ امین آباد لکھنؤ

۲۔ مبارک بکڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے خط و کتابت کی جائے۔

جلد نمبر ۳ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ | شمارہ نمبر ۳

اُف تیری جودت بیانی چند روز — قصہائے دل ستانی چند روز
کرچکے ندرت بیانی چند روز — رونق عہد جوانی چند روز
خواب تھا پہلو سے اپنے دل گیا — یاد رکھو بھولی کہانی چند روز
تم کہاں ہنگامۂ محشر کہاں — کر لو مجھ پر مہربانی چند روز
تم گئے وہ رونق محفل گئی — تفتۂ درد نہانی چند روز
بھول بیٹھو گے نہ جانے کون تھا — سن لو تم میری کہانی چند روز
کٹ چکی، اب ہم کو حرص زیست کیا — ہو گی باقی زندگانی چند روز
وہ اُمنگیں مٹ گئیں باقی ہوس — کر رہے گلفشانی چند روز
اور تباہ دل بے وجہ انبساط — اس بلا کی نکتہ دانی چند روز
ہائے غارت ہو گئی عمر تمام — حیف عیش عمر فانی چند روز
آرزو ہی رہ گئی ہمتی وصل ناتمام — سن تو لی شیریں بیانی چند روز
ہوتا ہے مجروح یہ انجام عشق — خستہ جاں کی میہمانی چند روز

قطعات:۔ حکیم افتخار احمد علوی کاکوری دہلی

۱
سایہ درگاہ کاظم جس کو حاصل ہو گیا
بالیقیں وہ قدسیوں کا ہم نشیں ہو گیا
جس میں صد ہا نقص آتے تھے نظر کل تک یہی
آج وہ ناقص بھی علوی ... کامل ہو گیا

۲
ایک مرکز پر بہم ہیں آفتاب و ماہتاب
آج ہم حسن حقیقت دیکھتے ہیں بے نقاب
آئینہ دار جمال حق ہیں دونوں بالیقیں
مصطفیٰ حیدر قلندر مجتبیٰ حیدر جناب

معذرت:

قبل اس کے کہ ناظرین کرام توجہ فرمائیں ہم پہلے ہی معذرت خواہ ہیں کہ گذشتہ پرچہ کچھ ایسا بے ترتیب نکلا جس کی وجہ یہ تھی کہ کاکوری اخبار کے مخصوص کاتب منشی عبدالحئی صاحب عرس نمبر لکھنے کے بعد جو بستر علالت پر پڑے تو ہنوز اس قابل نہ ہو پائے کہ اخبار لکھ سکتے مختلف کاتبوں نے مل کر اخبار کو پورا کیا۔ ہم نے بلا لحاظ ترتیب اس کا چھپ جانا گوارا کر لیا کیونکہ ۱۴ر اور ۳۰ر کا نکلنے والا اخبار اپنی تاریخ روانگی سے ایک دن بعد روانہ ہوا۔ بہرحال ممکن ہے کہ ناظرین کو اخبار دیدہ زیب نہ معلوم ہوا ہو

جرائم بڑھ رہے ہیں مسلسل ڈکیتیوں نے عوام کو خوفزدہ کر دیا ہے

ہے — اس طرف ضروریات زندگی کی ہر چیز گراں اور بے حد گراں ہو گئی غلہ عنقا ہو گیا۔ غریب جیتا ہی کیا اوسط طبقہ بھی فاقوں پر مجبور ہو گیا۔ خلقت بلبلا اٹھی۔ منافع خوروں کی بن آئی۔ صارفین نے من مانا نفع حاصل کر لیا۔

ڈاکوؤں اور چوروں نے موقع غنیمت سمجھا۔ ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیئے۔ آجکل کاکوری اور قرب و جوار کاکوری دیہاتوں میں رہنے والے بلاتخصیص امیر و غریب راتوں کی نیندیں حرام ہو رہی ہیں۔

جلیا مئو اور پرداگے ڈاکوں کے بعد تو خوف و دہشت کا یہ عالم ہو رہا ہے کہ گنگھر حسہ مبارکپور۔ جلولی۔ بھوانی کھیڑہ، گردین کھیڑہ جو قصبہ سے زیادہ قریب ہیں راتوں کو گاؤں میں مردوں کو چھوڑ کر عورتیں بچوں کو لے کر کاکوری میں رات گزار رہی ہیں۔ ہم نے چیرمین ٹاؤن ایریا کے ذریعہ ایس۔ پی اور ڈی۔ ایس۔ پی کو یہاں کی پوری کیفیت سے آگاہ کرا دیا ہے ہمیں امید ہے کہ اعلیٰ حکام اس طرف فوری توجہ کی ضرورت کا احساس کریں گے اور خوفزدہ عوام کو ایسی سہولتیں بہم پہنچائیں گے جس سے وہ کم از کم آرام کی نیند حاصل کر سکیں

الکشن پروگرام شائع ہو گیا

آج نوٹیفکیشن کو چار پانچ دن گذر چکے تادم تحریر ہمارے قصبہ میں کوئی خاص رد عمل ظاہر نہیں ہوا۔ خاموش کام ہونے کی بھی کسی سمت سے کوئی آواز ہمارے کانوں تک نہیں پہونچی الا کامل خاں کے کہ جن کے کارکن ضرور کھلے بندوں رائے عامہ ہموار کر رہے ہیں۔ علاوہ وارڈ وائیز جلسوں کے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا تھا۔ جس میں ہر وارڈ کے ووٹران تھے۔ مجمع کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ شہتوت تلہ سے اسپتال کے چوراہے تک آدمی ہی آدمی تھا۔ اس کے علاوہ نام بہت سے لئے جا رہے ہیں مگر کام کسی کا نہیں دیکھنے میں آ رہا ہے۔ بہرحال ۷ر کو معلوم ہی ہو جائے گا۔ اور غالباً اسی کے بعد ہی مختلف پرچم لہراتے نظر آئیں گے۔ جن سنگھ کی دفتری جیب ضرور دوسرے تیسرے دکھائی دیتی ہے اور سنیوں اور جہادیوں میں مختصر جلسوں کی کاروائی شدہ ضرور پہونچی ہیں۔

ہماری پالیسی

کاکوری اخبار نے ابھی تک براہ راست کوئی قلم نہیں اٹھایا ہے۔ معاصرین کی روایتیں نقل کی ہیں یا دو ایک جلسوں کی کاروائیاں رپورٹر کی بھیجی ہوئی شائع کی ہیں یا دو ایک مضمون وہ بھی فرستادہ اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ کاکوری اخبار کسی خاص کی حمایت کر رہا ہے حالانکہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ اخبار کسی کا پابند نہیں۔ ہم نے ہر مضمون چھاپا ہے۔ ہر وہ

[illegible]

نماز

از حسن الدین عثمانی ۔ لکھنؤ

نماز اسلام کا اہم ترین رکن اور دین کا ستون ہے ۔ یہ کرامت نماز ہی کی ہے جس نے مسلمانوں کو نظم وضبط کا پابند بنایا طہارت اور پاکیزگی پیدا کی۔ غیر اللہ کا خوف دل سے نکالا اور اللہ سے مدد مانگنا سکھایا۔ جو قوم نظم وضبط کی پابند ہو اعادات اور معمولات میں پاکیزگی پیدا کر سکتی ہو۔ غیر اللہ کا خوف دل سے نکال سکتی ہو۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہیں کر سکتی۔

نماز کی اس کرامت سے کون انکار کر سکتا کہ وہ مسلمانوں کو اخلاقی اور روحانی توانائی بخشتی ہے اگر نماز کی پابندی کرلی جائے تو پوری زندگی معمولات پر گذرے اور اوقات کی پابندی ہونے لگے۔ وقت پر اٹھنا۔ وقت پر سونا غرض کہ ہر کام میں پابندی ہونے لگے۔ اوقات کی پابندی نئے زمانہ کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اگر نماز کا نتیجہ یہ ہو کہ اوقات کی پابندی ہونے لگے تو کہنا چاہیئے کہ نماز نے نئے زمانہ کی بہت بڑی ضرورت پوری کی۔

نماز کی تعریف میں اللہ رب العزت فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ۔

(کامیابی حاصل کرنے والے مومن وہ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں) ایک حدیث مقدس میں ارشاد فرمایا گیا ہے: "ہر انسان سے قیامت کے دن توحید کے بعد جس امر کی نسبت بازپرس ہوگی وہ نماز ہوگی" اس حدیث مقدس سے نماز کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ جس فرض کی نسبت قیامت کے دن سب سے پہلے بازپرس ہوگی اس کے ادا کرنے میں وہ غفلت تو نہیں برتتے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے :۔

الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامها فقد اقام الدین ومن ترکها فقد هدم الدین

(نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا گویا اس نے دین کو قائم کیا جس نے اس کو ترک کیا گویا اس نے دین کو برباد کیا) مفہوم

نماز کے لئے اللہ رب العزت نے بیحد تاکید فرمائی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے اور اس کے ادا کرنے کو قیام دین اور ترک کرنے کو بربادئ دین سے تعبیر کیا ہے اس لئے اس کی عظمت واہمیت کا کیا ٹھکانا۔

اسلام کے ان تاکیدی احکامات کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ بنیادی فرض ہے کہ نمازوں کو صحیح اوقات میں اور باجماعت ادا کریں۔ جو مسلمان ان تاکیدی احکامات کو نظر انداز کرتے ہیں اور اللہ ورسول ؐ کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتے وہ اپنی دنیا کی زندگی میں خزاں اور ناکامی پیدا کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ذلت اور عذاب کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو نماز کی توفیق عطا کرے۔ آمین

بہ سلسلہ مضمون صفحہ ۲ کالم ۲

مضمون چھاپیں گے جو ہمارے معیار کے اندر ہوگا۔ یاد رکھئے ایڈیٹر کا مضمون نگاروں سے ہم خیال ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایڈیٹر کسی اخبار کا ہو وہ تحریر وتقریر میں آزاد ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ نیک وبد (اپنے خیال میں) عوام کو بتاتے رہیں، سمجھاتے رہیں۔ ہر گندے جراثیم جو فضاء وطن کو مسموم بنا سکتے ہوں ان کو دفع کرنے کی کوشش

حسن الدین عثمانی

(از نثار احمد قریشی۔ کیپٹن مولانا آزاد کرکٹ ٹیم اورنگ آباد دکن)

بحیثیت کرکٹ کھلاڑی مجھے اپنے ہم وطن اور میرے عزیز ترین دوست حسن الدین عثمانی کا تعارف آپ لوگوں سے کرانے میں خوشی ہوگی۔ جس کو اب تک آپ لوگ صرف ادیب کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک مشہور کرکٹ کھلاڑی بھی ہیں۔

حسن الدین عثمانی جو کہ مولانا آزاد کرکٹ کلب کے وائس کیپٹن اور ٹیم کے مشہور وکٹ کیپر تھے، لکھنؤ جاکر بالکل گمنام ہو گئے۔ یہاں انھوں نے بہترین "بیٹنگ" اور وکٹ کیپنگ کے مظاہرے کئے، اور کافی شہرت حاصل کی۔

انھوں نے ۱۹۶۲ء میں مولانا آزاد ٹورنامنٹ میں قابل داد "بیٹنگ" کی اور (۱۱۰) رن بنائے اور "Second Top" آئے جس کی بنا پر اسکول کی طرف سے انھیں انعام ملا۔ اسی سال ملٹی پرپز کرکٹ ٹورنامنٹ ۶۲ء میں بھی بیٹنگ اور وکٹ کیپنگ کے بہترین مظاہرے کئے اور مقامی "جنڈ" کے صفحات پر اپنے کارناموں کی یادگار چھوڑ گئے۔

مجھانہ گراؤنڈ پر جنوری ۶۳ء میں ہونے والے میچ کے جیتنے کا سہرا بھی اسی قابل فخر ہستی کے سر ہے۔ اسکول لائف کے دوران انھوں نے ان گنت میچوں میں حصہ لیا اور انعامات حاصل کئے۔ یہ اپنی ٹیم کے ساتھ آس پاس کے بیشتر علاقوں، مثلاً پونا، شولاپور، گنگاپور، جالنہ، پربھنی اور دولت آباد۔ میچ کھیلنے کی غرض سے گئے اور اکثریت سے جیت کر آئے۔ یہ اگر اسی طرح کوشش اور جستجو جاری رکھیں تو اپنے جوہروں کی بدولت آئندہ چل کر ایک ہونہار کرکٹ کھلاڑی نکلیں گے۔ جس پر اسکول کو فخر ہوگا۔

آپ براہ کرم اپنے اخبار کے ذریعہ یہ اطلاع تمام ہم وطنوں تک پہونچا دیں تاکہ لوگ اپنے نوجوان ہم وطن کو بحیثیت کرکٹ کھلاڑی جان جائیں۔ خدا حافظ

ڈاکٹر بلگرامی پر طائرانہ نظر

شعر: کہ جس کی جان پہ گذری اسی کی یہ بانی ہے

(اے ڈی محسن)

انگریزی کا مقولہ ہے (بلیو اٹ آرنا ٹ) یقین کرو یا نہ کرو۔ کہنے والا جو کہہ رہا ہے۔ وہ اپنے پندار میں صحیح ہی ہے۔ اچھی لگے تو مانئے اور نہیں تو اس کان سنئے اس کان اڑا دیجئے۔ راقم الحروف نے تیس برس ہوئے جب سے سرکاری اور پرائیوٹ ڈاکٹروں سے دوا درمن کا ناطہ توڑ دیا۔ (میری مراد یہاں ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے ہے) دنیا ایک عجائب گھر ہے جہاں بھانت بھانت کے جانور رہتے ہیں۔ ہمارے قصبہ کاکوری کی کچھ نرالی ہی دھج ہے۔ یہاں آفاقی لوگوں کا دور دورہ بہت ہو گیا اُن میں سے جو اس موجودہ دنیا کے چلن پر چل رہے ہیں۔ ان کو، کاکوری والوں پر اپنا رنگ جمانے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ آج کل کی لغت میں اس کو، ہنرمندی۔ ہوشیاری اور سوجھ بوجھ کہا جاتا ہے اس کی بڑی وجہ یہاں کی تختی آبادی کی قابل لحاظ کمی اور اخلاقی معیار کی پستی سمجھتا ہوں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ بات کہنے کی یہ ہے کہ اس تیس سال کے زمانے میں یہاں قسم قسم کے مسیحا آئے۔ میری اُن سے جان پہچان بھی رہی۔ اور کافی شناسائی بھی۔ لیکن اپنے یا گھر والوں کے علاج کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا۔ اس کا سبب میرے نزدیک بس اس کے اور کچھ نہیں کہ میں اُمور اُس تکلیف دہ علاج کا قائل نہیں اور معالجین کو اس شعر کا مصداق سمجھتا ہوں۔ شعر:

سبھی آکے ہیں مرض بڑھتا نہیں مجھے کھاتے ہیں کڈھو ہے مرض کچھ ہے دوا کچھ ہے

میں نے اپنے نزدیک اسی سلسلے کی کڑی موجودہ ڈاکٹر بلگرامی کو بھی سمجھا۔ سال بھر ہوا کہ میرا ایک ہم وطن جوان سال بننے والے اقبال

[illegible] حاصل کیجئے

چندر صاحب بی۔ اے نے ڈاکٹر بلگرامی کے یہاں آنے کی خبر سنائی۔ اور ان کی کچھ تعریف بھی کی۔ میں نے سن لیا۔ دو ایک بار ایڈیٹر صاحب کاکوری اخبار کے ساتھ اسپتال یوں ہی چلا گیا۔ اور ایک تماشائی کی طرح ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر واپس آیا۔ اسی زمانے میں ڈاکٹر صاحب کے موافق اور مخالف کچھ لوگوں نے شاعری سے کام لیا۔ جس کو میں نہیں سمجھ سکا۔

بیماری کا ہر شخص کے ساتھ ہے۔ پچھلے برس انہیں دنوں میں بیمار ہوا۔ ہومیوپیتھک علاج کیا اور لوٹ پوٹ کر اچھا ہو گیا۔ ہاں سال گزشتہ یہ گرانی نہیں تھی۔ جگر

یاراں فراموش کردند عشق کا نقشہ کھنچ جاتا

اب کی مئی سے جگر اور آنتوں کا فعل خراب ہو گیا۔ اپنی مصروفیتوں کے سبب ٹالتا رہا۔ آخر جون میں تکلیفات بڑھیں۔ اور کمزوری بھی ساتھ ساتھ بڑھتی گئی۔ پلنگ پر لیٹنے کی باری آئی تو اپنے ساتھ کے کھیلے۔ تجربہ کار (اپنے خیال میں) اور خلق خدا کے لئے بے کار دوڑ دھوپ کرنے والے ہومیوپیتھ کو آدمی بھیج کر کئی بار بلایا جب وہ دغا دشمن بھی گریزاں دکھائی دیا۔ اور مجھے اس پر طرح طرح کے بھوت چڑھتے دکھائی دئے تو نا للہ پڑھا اور گھر والوں کے اصرار اور ضد سے مجبور ہو کر اسپتال کا رخ کیا۔ پچھلی دو تین بار کی بے سود آمد و رفت اور تیغ کا ہی آنکھوں کے سامنے آگئی اور قدم رک گئے۔ لیکن قہر درویش بجان درویش کا رنبد ہوا۔ اور ڈاکٹر بلگرامی سے اپنا حال بیان کیا۔ نہیں کہہ سکتا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس دن اپنے اخلاق شریفانہ سے بجائے کیا جادو کیا بڑے تپاک سے پیش آئے۔ نہایت ہمدردی سے حال سنا۔ جگر کا معائنہ فرمایا۔ آلہ مقیاس الدم سے میرا بلڈ پریشر لیا۔ اور فرمایا کہ بلڈ پریشر نارمل سے ۲۰ کم ہے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ چلنے پھرنے کو منع کیا۔ اور نسخہ تجویز کیا۔ دوا دو دن کی لے کر مکان آیا۔ دوسرے روز شام کو ڈاکٹر صاحب میرے گھر پر آئے حیرت ہوئی۔ دریافت سے پتہ چلا کہ آج دوا لینے کوئی نہیں گیا۔ اس لئے یہ خیال ہوا۔ ان کے اس خیال اور زحمت نے میرے دل و دماغ پر بہت گہرا اثر ڈالا۔

اس کے بعد تو میں برابر دوا لینے اسپتال جاتا اور ڈاکٹر صاحب کی پیشہ ورانہ بات چیت اور نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا۔ بفضلہ پہلے سے افاقہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ تھوڑے دن یہ دوائیں جاری رہیں تو مرض جاتا رہے گا۔

اس میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ایک کامیاب پیشہ ور ڈاکٹر کے لئے جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے مثلاً (اخلاق ملنساری۔ لالچ بے گریز۔ مریض کے ساتھ نرمی سے بات چیت اور اس کی جہاں تک ہو سکے اپنے پیشے کے لحاظ سے تشفی۔ دلدہی۔ غور و فکر سے اس کی ہر ہر بات کو دیکھنا پرہیز کے بارے میں ہدایات) وہ قریب قریب سب ان میں پائی جاتی ہیں ڈاکٹر صاحب ابھی نوخیز ہیں اور باتیں کم کرنے کے عادی۔ پھر کوائف و حالات کو دیکھتے ہوئے ملنا جلنا بھی کم ہے شاید اسی وجہ سے لوگوں میں ان کے متعلق کھرے پن کا بر خود غلط خیال پیدا ہو گیا۔

میرے نزدیک ایسے ہونہار۔ جواں سال ایک دن ملک و قوم کے واسطے بہترین خادم اور سپوت ثابت ہوں گے۔ کاکوری میں ان کا ہونا بجائے زحمت کے رحمت ہے۔ جگر

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محفل میلاد اور نعتیہ مشاعرہ

سکریٹری انجمن خدامان رسول کاکوری اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن کا سالانہ محفل و مشاعرہ انشاءاللہ حسب معمول ۱۴ر جمادی الآخر مطابق ۲۱ر اکتوبر بروز چہار شنبہ آب و تاب سے منعقد ہو گا۔ باہر سے شعرا کی آمد کی توقع ہے۔

سکریٹری
انجمن خدامان رسول کاکوری

حالاتِ وطن

ایک ہی رات میں دو مسلح ڈاکے

انگریزی لباس پہنے ڈاکوؤں کی گولی سے دو ہلاک متعدد مجروح
ایک گاؤں "جلیا مئو" تو پورا لوٹ لیا گیا

تقریباً ڈھائی درجن مسلح افراد نے اتوار و سنیچر کی رات میں علاقہ کاکوری میں واقع ایک گاؤں پر حملہ کرکے گاؤں کی پوری آبادی کو لوٹا اور بندوق کی گولیوں سے دو کو ہلاک اور بہتوں کو زخمی کیا۔ گاؤں کے صرف ایک بڈھے نے اپنی لاٹھی اور تبر سے دو گھنٹے تک ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا۔ اور ایک ڈاکو کو مار گرایا۔ یہ سنسنی خیز واردات کاکوری کے تھانے سے دو میل اور قصبہ کاکوری سے ایک میل دور گاؤں جلیامئو میں ہوئی۔ پرلطف بات یہ رہی کہ قریب ہی کے ایک گاؤں میں مسلح پولس کا دستہ حفاظتی پہرے پر متعین تھا۔ لیکن باوجود طلب امداد کے اس دستے نے اپنے پہرے سے ہٹنا مناسب نہیں سمجھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کا گروہ ایک ٹرک پر سوار گاؤں پہونچا تھا۔ گروہ کے افراد بش شرٹ اور پتلون پہنے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تفریح کرنے والے پکنک منانے کہیں جارہے ہیں۔

دوسرا اسی طرح کا ایک حملہ کاکوری سے دو فرلانگ دور موضع پروا میں ہوا۔ یہ موضع مبارک پور اور جلوی کے درمیان ایک کھیڑہ کہا جاسکتا ہے۔

یہاں بھی فائرنگ کی گئی۔ کئی مجروح ہوئے ایک شخص جو اسپتال لایا گیا تھا اس کے گولی اور چھرے جو ہاتھ پر لگے موجود تھے دونوں جگہ کے زخمیوں کو لکھنؤ پہونچایا گیا جہاں گولی اور چھرے نکالے گئے

سائیکل چور پکڑا گیا:

لکھنؤ میں حضرت گنج پولس نے ایک شخص محمود کو رنگے ہاتھوں جبکہ وہ ایک سائیکل چرا کر بھاگ رہا تھا گرفتار کرلیا ملزم اپنے کو غازی آباد کا رہنے والا بتاتا ہے۔ اس نے اپنے بیان میں جہاں اپنے جرم کا اقبال کیا وہاں یہ بھی کہا کہ میں نے دس بارہ سائیکلیں کاکوری میں سید کے یہاں بیچیں ہیں۔ چنانچہ سب انسپکٹر پولس حضرت گنج کاکوری میں دوش دی۔ اور سویرے گیارہ بجے دن تک محمد سائیکل کی دوکان پر تلاشی لی۔ مگر کہیں بھی کوئی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی۔

ڈپٹی منسٹر صاحب۔ کاکوری دیہات میں:

"روزنامہ قومی آواز لکھنؤ کی ۸ر اکتوبر کی اشاعت سے یہ معلوم ہوا کہ شری شیو پرشاد گپتا ڈپٹی منسٹر صاحب نے ۷ر اکتوبر کو جلیامئو گاؤں (موقعہ واردات) کا معائنہ فرمایا۔ جہاں گزشتہ پہلی دوسری اکتوبر کی درمیانی شب میں مسلح ڈکیتی واقع ہوئی تھی۔ انھوں نے دیکھا کہ گاؤں کے گیارہ گھروں کو لوٹا گیا۔ ایک آدمی کو گولیوں سے مارا گیا۔ اور تین آدمی بری طرح زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو اسپتال میں داخل کردیا گیا۔ دوسرے دن ایک رپورٹ درج ہوئی تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ فی الوقت پی۔ اے۔ سی۔ ایک دستہ حفاظت کے لئے متعین کردیا گیا جو باقی قریب قریب ۵۰ر گھروں کی حفاظت کررہا ہے۔

الکشن پروگرام: آخرکار گورنمنٹ نے لوکل باڈیز کے انتخابات کا پروگرام شائع کردیا۔ ۱۷ر اکتوبر کو نامزدگیاں ۱۹ر اکتوبر کو کاغذات کی جانچ۔ ۲۲ر نام واپس لینے کی آخری تاریخ اور الکشن کی ضرورت پڑی تو ۸ر نومبر کو ووٹ پڑیں گے۔

طاہر محسن صاحب علوی: انجمن ترقی اردو کاکوری شاخ کے نائب صدر آل انڈیا انجمن ترقی اردو کی کانفرنس جے پور میں بحیثیت نمائندہ کاکوری شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں وہاں یو۔ پی کے نمائندگان کے لئے گورنر صوبہ سمپورنانند نے جے پور دیکھنے کے لئے اپنی کاریں بھیجیں۔ اور ہر طرح کی سہولت پہونچانے کی کوشش۔ ہمارے وطن کے ایک اور مایہ ناز فرزند غلام احمد صاحب فرقت بھی دلی سے شرکت کے لئے پہونچ گئے تھے۔

مسٹر سنگھل: سنگھل بابو کی بیوی کے ایک آنکھ میں کچھ بینائی کم ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ چنانچہ آج ۱۹ اکتوبر کو وہ برائے آپریشن اسپتال میں داخل ہو رہی ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ آپریشن کامیاب ہو اور جلد صحت کاملہ ہو جائے۔

ایس۔ پی کاکوری آئیں گے:

ہم نے جو کوشش کی تھی۔ وہ بارآور ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ ایس۔ پی لکھنؤ نے اتوار کے دن آنے کا ۔۔۔۔ وعدہ کیا ہے۔ اتوار کو ایک جلسہ کرکے ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ کیا ذرائع استعمال کئے جائیں۔ جن سے عوام کے دلوں سے خوف و دہشت نکالی جا سکے۔ انھوں نے یہ بھی اطمینان دلایا ہے کہ وہ ہر امکانی مدد دیں گے۔ اگر عوام نے پہرہ اسکیم کی خواہش کی۔ پی۔ اے۔ سی کے سلسلے میں انھوں نے کہا کہ وہ اس کی کوشش کریں گے۔ کہ چوکی پولس پر چار چھ ایسے لوگ رہیں۔ جو پہرہ میں ہم کو مدد دے سکیں۔

منشی منظور علی صاحب:۔ مشرقی پاکستان کی ایک تحریر سے اتنی خبر ملی ہے کہ منشی صاحب موصوف کی شانے کی جو ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور جس کے بارے میں ڈاکٹروں نے مشورہ دیا تھا کہ بیہوشی دے کر جوڑی جا سکتی ہے مگر تفاوت عمر اور کمزوری کی بنا پر یہ ناممکن تھا۔ ڈاکٹروں نے پلاسٹر چڑھا کر بندش کر دی تھی۔ اور چھ ہفتہ کے بعد کھولنے کو کہا ہے اب قریب قریب چار ہفتے گزر گئے ہیں۔ الحمد اللہ سکون ہے اور طبیعت کسیقدر بحال ہے۔ معالجین کا کہنا ہے کہ انشاء اللہ ہڈی ٹھیک ہو جائے گی۔ منشی صاحب کی ہمشیرہ (والدہ مفتی محمد رضا صاحب انصاری) جو ۲۶ ستمبر کو چٹاگانگ پہونچ تو بخیریت گئیں۔ وہاں پہونچ کر بخار آ گیا اب الحمد اللہ بہتر ہیں آج کل انفلوئنزا غالباً وہاں بھی زوروں پر چل رہا ہے۔ واقف سلمہ کے یہاں سب نزلہ و بخار میں مبتلا ہیں۔

---

۱۲ اکتوبر۔ آج اللہ کا شکر ہے کہ برادر محترم منشی منظور علی صاحب کا خود لکھوایا خط مل گیا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اب سکون ہے پٹی دس بارہ دن میں کھولی جائے گی ناظرہ سلمہا کے یہاں بھی بچے فلو میں پڑے ہیں۔ اللہ اپنا فضل کرے۔

رضیہ دختر شمیم الدین صاحب علوی کو اس طرف اسنوفیلیا ہو گیا تھا ابھی اس سے کامل صحت نہ ہو پائی تھی کہ تحریک نزلہ شروع ہو گئی اس کے بعد ہی ٹائیفائڈ ہو گیا۔ جو پندرہ دن بعد اترا۔ اب الحمد اللہ بہتر ہیں صرف کمزوری باقی ہے لاغر زیادہ ہو گئیں ہیں دوا کا استعمال برابر جاری ہے

اہلیہ شمیم الدین صاحب خود بھی اور ان کا نوزائیدہ نواسہ دونوں نزلہ و زکام میں شدید طور پر مبتلا ہیں۔

ڈاکٹر بلگرامی صاحب کا نوزائیدہ بچہ جو آج کئی دن سے نزلہ بخار میں مبتلا تھا رات کو یکایک پلورسی کا حملہ ہوا۔ رات تکلیف سے گزری۔ صبح کو بیگم صاحبہ اس کو لکھنؤ لے کر گئیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عنایت فرمائے۔

تقسیم غلہ:۔ ایک وقت تو وہ بھی گزر گیا جب مسلسل ماہ ڈیڑھ ماہ تک کاکوری میں غلہ کی صورت نہیں دکھائی دی انتھک کوششوں کے بعد آٹا دیا گیا تو وہ ناکافی ملا قصبہ میں چار سستے غلہ کی دوکانیں ہیں دس دس بورے بشکل دئے گئے۔ قصبہ کی آبادی آٹھ ہزار کے لگ بھگ تھی ظاہر ہے ہر شخص کو ملنا ناممکن تھا پھر حکام سے کہا سنا گیا اب آج کل سترہ سترہ بورے غالباً مل رہے ہیں اب تک ایک کمزوری اور بھی کہ چونکہ کارڈس کی چیکنگ نہ ہو پائی تھی لہذا دکاندار کہنے میں حق بجانب تھے کہ ہمیں چودہ سو کا آٹا ملتا ہے اور ۲۱ سو ۲۲ سو یونٹ ہیں۔ ہر شخص کو کیسے دے سکتے ہیں۔ چیرمین ٹاؤن ایریا کو چیکنگ کے لئے آمادہ کیا گیا اور مسلسل رات کے دس دس بجے تک کوشش کرکے تین وارڈ چیرمین نے چیکنگ پوری کر لی صرف کٹرہ وارڈ باقی رہ گیا ہے جو غالباً آج کل میں پورا ہو جائے

گا یہ سب کچھ ہے۔ ہم یہ کہے بغیر نہ رہیں گے کہ ٹھیکیداروں نے جو سیکٹر بنائے
وہ اہلیت میں پورے پورے نہیں اترے یہ صحیح ہے کہ تقسیم شروع کرنے
پر پہلے وہ ہی لوگ مستحق آٹا پانے کے ہیں جو باقی دار ہوں یعنی جن
کو پہلی تاریخ میں نہ ملا ہو، اس کے بعد دوسروں کو شروع کیا جائے
مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دو ڈھائی بجے یہ کہہ دیا جائے کہ غلہ ختم
ہو گیا۔ ہماری عقل حیران ہے کہ چودہ پندرہ سو یونٹ تو درکنار ایک
دن میں ہزار یونٹ ہی دو بجے تک نپٹا دینا دوکاندار کا کمال ہے جبکہ
ہم دیکھتے ہیں کہ شکر تقسیم ہونے کے موقع پر جس کے لئے کہا جاتا ہے۔
کہ بہت سے نہیں لیتے ہیں۔ دو دو دن تقسیم میں لگ جاتے ہیں اور
لوگوں کو شکایت باقی رہتی ہے اب کی تقسیم کے بارے میں ہم کو یہ خبر ملی
ہے کہ بعض دوکانداروں نے پانچ چھ بجے صبح ہی سے آٹا تقسیم شروع
کر دی ہم کیا سمجھیں یا تو سیکٹروں اور دوکانداروں نے کوئی پروگرام
پہلے سے بنا رکھا تھا۔ یا پھر سب ہی غائب تھے اور کوٹہ دار نے من مانی
کی۔ ہمارے خیال میں ترتیب و تنظیم کی تمام تر ذمہ دار وہ ممبران
ہیں جو تقسیم کرانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ممبران کو صرف یہی دیکھنے
کی ذمہ داری نہیں کہ آٹا جو ان کی آنکھوں کے سامنے بہر حال ہے کہیں کم زیادہ
نہ تلنے پائے۔ ان کی ذمہ داری حقیقتاً یہ ہے کہ تقسیم صحیح ہے یا نہیں۔
زیادہ سے زیادہ کو مل جاتا ہے یا نہیں۔ کسی قسم کی کوئی چپقلش نہ ہونے
پائے۔ آٹا ایک کلو فی یونٹ بٹ رہا ہے بعض حضرات کی اس رائے سے
اگرچہ ہم متفق نہیں ہیں کہ بجائے ایک کلو کے پون کلو کر دیا جائے
تاکہ سب کو پہونچ جائے۔ ٹھیک ہے پہونچ تو سب کو سکتا ہے مگر وہ
غریب جن کے دو ہی یونٹ ہیں وہ ڈیڑھ سیر آٹے میں کیسے ہفتہ کاٹیں
گے۔ بہر حال بہتوں کی آواز ہے یہ ہی کر کے دیکھ لینا چاہیئے اور یہ ہی
نہیں بلکہ ایک دن ایک محلہ کے لئے وقف کر دیا جائے تاکہ صبح
سے شام تک بیٹھنے کے بعد بھی ناکام واپسی سے چھٹکارا مل جائے۔

بجلی قصبہ میں آرہی ہے:۔ اس کی منظوری تو ایک عرصہ
ہوا ہو چکی تھی سابق ٹھیکیدار مارٹن اینڈ کمپنی نے اس کو پٹ دعل
میں ڈال دیا تھا۔ اب جبکہ گورنمنٹ نے اس کو تو مہا لیا ہے۔ ایک انسپکٹر
صاحب اس کا سروے کرنے آئے تھے کہ کس قدر ضرورت قصبہ میں
ہوگی اور درخواستیں مانگ گئے ہیں ۲۲ اکتوبر آخری تاریخ درخواستیں
لینے کی ہے امید قوی ہے کہ مارچ ۶۵ء تک قصبہ میں بجلی آئے گی۔

مراسلہ

(از حسن احمد علوی مجروح کاکوروی)

آپ سے تو ایک زمانہ سے نیاز مندی کا شرف حاصل نہیں
گویا کہ کاکوری کیا چھوٹی اپنے اعزا اپنے بڑے چھوٹے سب
ہی چھوٹے۔ مگر خیر اللہ کا شکر ہے کہ کاکوری اخبار سے روح
تازہ ہو جایا کرتی ہے اور نہ جانے کیا کیا تصورات و تخیلات
دل و دماغ کے تخیل میں کتنے بچھلے اور گزر جاتے ہیں اور اپنے پیارے
محبوب وطن کو یاد کر کے آنسو بہا ہی لیتے ہیں۔ بالخصوص اپنے ننھیال و
ددھیال بچپن کی بابل کے گلے ہی گزرے ہوئے اوقات و کہانیاں یاد
آجاتی ہیں اور آخر کار ایک مایوس کن اور بے بس منظر آنکھوں میں
گھوم جاتا ہے۔ روزگار و رزق و مزدوری کے چکر نے کہاں سے
کہاں لا ڈالا ہے کہ قدر نا جہاں محض مجبوریاں ہی مجبوریاں ہیں
شکر ہے کہ آپ چند حضرات کی سعی بلیغ کے سبب کاکوری والوں
کا کوری کے احوال پڑھ رہے ہیں ورنہ اپنی حسرت بھری نظروں
سے گزر جاتے ہیں۔ شکر ہے حق تعالیٰ کا۔

فقط

آپ کا چمن

حسن احمد علوی

سعید احمد علوی پرنٹر پبلشر نے سرفراز پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر
کاکوری اخبار بزم کیفی کاکوری سے شائع کیا